لندن مناظرے سے فرار قادیانیوں کا اعتراف شکست

قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر کو اپنے آخری دور میں مسلسل ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا جس کے بعد مرزا طاہر نے دنیا بھر کے تمام قادیانی مربیوں کو عام تبلیغی سرگرمیوں مسلمانوں کے ساتھ بحث ومباحثہ کرنے اور مسلمان علماء کے ساتھ مناظرہ کرنے پر پابندی عائد کی تھی۔ 19 اپریل 2003 کو مرزا طاہر سفیر ختم نبوت فاتح ربوہ مولانا منظور چنیوٹیؒ کے بارے میں غلط پیش گوئی کے نتیجہ میں ہلاک ہوا بالکل اس طرح خود جیسے مرزا غلام احمد قادیانی مولانا ثناءاللہ امرتسری کے ساتھ یک طرفہ دُعا کے نتیجہ میں ہیضہ کی عبرت ناک موت سے ہلاک ہوا۔ مرزا طاہر کے مرنے کے بعد قادیانی جماعت کے پانچویں سربراہ مرزا مسرور نے بھی اس پابندی کو دو سال تک برقرار رکھا۔ اسی دوران سفیر ختم نبوۃ مولانا منظور چنیوٹیؒ نے 24 ستمبر 2003ء لندن میں مرزا مسرور کو مباہلہ کا چیلنج دیا مرزا مسرور مباہلہ تو کیا کرتے چیلنج کا جواب تک نہ دیا۔

تین ہفتے قبل مرزا مسرور نے قادیانی چینل پر یہ اعلان کیا کہ دنیا بھر کے قادیانی مبلغین اور عام قادیانی اپنی کوششوں کو تیز کریں اور اپنے ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی مہم شروع کریں اور اپنے محلے میں رہنے والے شرفاء (یعنی مسلمانوں) کو قادیانی بنانے کی کوششوں کو وسیع پیمانے پر بڑھائیں، مرزا مسرور کے اس اعلان کے بعد قادیانیوں نے برطانیہ میں اور خصوصاً لندن میں یونیورسٹیز اور کالجز اور لندن کے مختلف علاقوں میں اپنی ارتدای سرگرمیوں کو تیز کر دیا اور مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کو خصوصی نشانا بنایا۔ جنوبی لندن کے علاقے (ٹوٹنگ) جو کہ قادیانی سرگرمیوں کا گڑھ شمار ہوتا ہے اس علاقے کے اردگرد بھارت حیدرآباد دکن سے برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنے والے قادیانی نوجوانوں نے تعلیم کے ساتھ قادیانیت کی تبلیغ بھی شروع کر رکھی ہے انہی قادیانی نوجوانوں میں سے بعض نے علاقے میں موجود مشہور مسجد (ٹوٹنگ اسلامک سینٹر) کے امام مولانا زبیر صاحب سے چھیڑ چھاڑ شروع کی اور مولانا کے ساتھ حیات مسیح علیہ السلام اور ختم نبوت جیسے مسائل پر بحث کرنا شروع کی، شروع میں مولانا نے قادیانی نوجوانوں کو حیات مسیح اور ختم نبوت کے مسئلہ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھانے کی کوشش کی لیکن قادیانیوں نے حیات مسیح اور ختم نبوت پر قرآن وحدیث کے تمام دلائل کا انکار کرتے ہوئے کہا ہم تو قرآن وحدیث نہیں سمجھتے ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں کہ آپ ہمارے مربی سے گفتگو کرلیں، مولانا نے ان کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے کہا ہم آپ کی خدمت کے لئے ہروقت حاضر ہیں اس کے بعد مجلس برخاست ہوگئی۔

مولانا نے مورخہ 11 فروری 2005ء کو ختم نبوت اکیڈمی لندن کے دفتر بذریعہ فون عالمی مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب نے رابطہ کیا اور اُنہیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا اور قادیانیوں کی طرف سے پیغام دیا گیا کہ وہ 12 فروری 2005ء شام 7 بجے ہماری مسجد (ٹوٹنگ اسلام سینٹر) مناظرہ کے لئے آرہے ہیں لہٰذا آپ اور آپ کے مبلغین مناظرہ میں تشریف لے آئیں۔ بندے نے صرف مولانا زبیر صاحب سے ایک درخواست کی کہ آپ قادیانیوں کو ایک پیغام دے دیں کہ وہ اپنے ساتھ مرزا غلام قادیانی کی کتابوں کا مجموعہ روحانی خزائن لے آئیں۔ مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب اور بندہ اپنے ساتھیوں سمیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام کتابوں سمیت جائے مقررہ پر وقت مقررہ سے پہلے پہنچ گئے تاہم کافی دیر تک انتظار کرنے کے باوجود قادیانی کہیں ظاہر نہ ہوئے اور اپنی عادت کے مطابق دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے جائے مقررہ پر آنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر آپ نے مناظرہ کرنا ہے تو ہمارے گھر پر آنا ہوگا، مربی صاحب اسلامک سینٹر آنے سے انکار کر رہے ہیں، قادیانی نوجوان اور ان کا مربی ابھی سے ہی مناظرے سے بھاگنے کا راستہ تلاش کرنے لگے اور مربی کو یقین تھا ختم نبوت اکیڈمی کے مبلغین گھر نہیں آئیں گے اور پھر ہم اعلان کردیں گے مولوی عبدالرحمٰن باوا اور ان کے ساتھیوں نے مناظرے میں آنے سے انکار کر دیا، اللہ کے فضل سے ہماری نیت پہلے سے یہی تھی قادیانی ہمیں جہاں بلائیں گے ہم وہاں جائیں گے اسی دوران ہمارے مشورے میں طے ہوگیا کہ قادیانی ہمیں اگر ان کے گھر آنے کو کہہ رہے ہیں تو ہم وہاں بھی چلے جاتے ہیں اور ہمیں اس بات کا اندازہ تھا کہ آج اگر نہیں گئے تو پھر کبھی بات نہیں کریں گے اور ایک طویل عرصے بعد کسی قادیانی مربی نے بات کرنے کی ہمت کی ہے تو اس کو بھاگنے کا موقع نہ دیا جائے ۔ مولانا زبیر صاحب نے عادل قادیانی کو فون پر کہا کہ چلو ہم تمہارے گھر آجاتے ہیں، آپ مسجد آکر ہم سب کو لے جاؤ، اس پر عادل قادیانی نے کہا کہ آپ

لوگ خود آ جائیں مربی صاحب کی اجازت نہیں۔ قادیانیوں کا مسجد میں نہ آنا یہ ان کی سب سے پہلی شکست تھی، بہر حال ہم سب ساتھی قادیانیوں کے گھر پہنچ گئے، ایک چھوٹے سے کمرے میں تقریباً 20 کی تعداد میں قادیانی جمع تھے کسی کے بھی چہرے پر نبی ﷺ کی سنت نہیں تھی بلکہ سب کے سب ڈاڑھی منڈے، ایک قادیانی لڑکے نے مجھ سے میرا نام اور پتہ معلوم کیا اور کہا کہ آپ ختم نبوت کے دفتر سے آئے ہیں؟ بندے نے کہا کہ جی ہم سب ختم نبوت اکیڈمی سے آئے ہیں، پھر ہمیں اندر ایک درمیانہ سائز کے کمرہ میں جہاں مربی صاحب بیٹھے تھے وہاں لے گئے۔ مربی نے سلام کیا اس پر حضرت عبدالرحمٰن باوا صاحب نے فرمایا ہمیں تعجب ہے آپ کے سلام کرنے پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تو مسلمانوں کو سلام کرنے سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں بائیکاٹ اور انقطاع کی تعلیم پر زور دیا ہے اس پر باوا صاحب نے (کلمۃ الفصل، ص 169، 170) کا حوالہ دیا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود'' نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا اس پر قادیانی نوجوان مربی صاحب کو گھور گھور کر دیکھنے لگے اور مربی صاحب نے گردن جھکا کر خاموشی اختیار کر لی، اس کے بعد مربی نے اپنا نام بتایا کہ میرا نام رانا مشہود ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق رانا مشہود حال ہی میں روس سے برطانیہ منتقل ہوئے ہیں اور لندن میں کرائڈن کے علاقے کے مربی ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ میں ان کا یہ سب سے پہلا مناظرہ تھا۔

مناظرہ کی شرائط طے کئے بغیر ہی جناب نے حیات مسیح پر گفتگو شروع کر دی اور کہا کہ آپ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ ہونا ثابت کر دیں تو ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو چھوڑ دیں گے اور مرزا صاحب کی ساری کتابیں پھینک دیں گے۔ اس پر باوا صاحب نے کہا کیا آپ یہاں مرزا صاحب کو سچا ثابت کرنے آئے ہیں یا حیات مسیح پر گفتگو کرنے؟ اس پر مربی رانا مشہود صاحب بھاگنے کی کوشش کرتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ تو مولویانہ انداز ہے اگر آپ نے گفتگو کرنی ہے تو صرف حیات مسیح پر ہی گفتگو ہوگی، مرزا غلام احمد کی تحریریں جن میں مرزا صاحب کی تاریک زندگی کا بیشتر مواد ہے اس پر مناظرہ کرنے سے فرار اختیار کرتے ہوئے صرف وفات مسیح پر گفتگو کرنا رانا مشہود کا دوسرا اعتراف شکست تھا۔ قادیانی مربی کا کہنا تھا اصل بحث مسلمان اور قادیانیوں کے درمیان حیات وفات مسیح ہے اور یہی بنیادی جھگڑا ہے، حیات مسیح ثابت ہو جائے تو ہم مرزا صاحب کا انکار کر دیں گے اور اسی موضوع پر بات کرنے کا اصرار رہا چنانچہ ہمارے نوجوان مبلغ جناب شمیم صاحب نے قادیانی نوجوانوں سے مخاطب ہو کر دو حوالے دیئے اور ان سے سوال کیا کہ آپ کے مربی صاحب حیات مسیح اور وفات مسیح کو موضوع بحث بنا رہے ہیں جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے لکھا ہے کہ ہماری یہ غرض نہیں کہ مسیح کی وفات و حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو یہ ادنی سی بات ہے (ملفوظات، جلد۲، ص۷۲) لیکن آپ کے مربی صاحب کہتے ہیں یہ بنیادی مسئلہ ہے اور مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ بنیادی مسئلہ نہیں یہ ادنی سی بات ہے اب آپ بتایئے کہ آپ کس کی بات مانیں گے مرزا صاحب کی یا مربی کی؟ اس حوالے کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا لیکن اس کے جواب میں مربی صاحب نے کہا کہ آپ لوگ ٹائم ضائع کر رہے ہیں، اس حوالے کا جواب نہ دینا رانا مشہود کا تیسرا اعتراف شکست ہے۔

جناب شمیم صاحب نے دوسرا حوالہ یہ دیا اور ان سے سوال کیا کہ براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی نے قرآن کی آیات لکھ کر حیات مسیح کو ثابت کیا اور مرزا قادیانی اپنی 52 سال کی عمر تک یعنی ''ملھم'' بن کر 12 سال تک حیات مسیح کا عقیدہ رکھتا تھا اور اس غلط عقیدہ پر قائم رہا اور پھر یکا یک وفات مسیح کا عقیدہ کیوں گھڑ لیا؟ اس کے جواب میں مربی نے دو باتیں کہیں ایک تو یہ کہ نبی غلطی کر سکتا ہے (معاذ اللہ) دو مرتبہ یہ لفظ دہرائے، ساتھیوں نے اس پر استغفر اللہ کہا تو ایک قادیانی نوجوان نے حضور ﷺ کی شان میں صلح حدیبیہ کے واقعہ کو غلط رنگ میں پیش کر کے ایک اور گستاخی کی کہ صلح حدیبیہ میں حضور اکرم ﷺ سے غلطی ہوئی، معاذ اللہ اب رانا مشہود اور بھی بوکھلا گیا اور بھاگنے کی کوشش کرتے ہوئے کہ میں بات نہیں کرتا میں جاتا ہوں۔ راقم الحروف نے کہا کہ آپ بھاگنے کی کوشش نہ کریں مرزا قادیانی تو اپنی کتاب (روحانی خزائن، جلد ۸، ص۲۷۲) میں لکھتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک غلط بات سے محفوظ رکھتا ہے) اور آپ کہہ رہے ہیں کہ غلطی ہو سکتی ہے اور ہم بھی یہی کہہ رہے ہیں مرزا قادیانی سے غلطیاں ہوئی ہیں لیکن معاذ اللہ حضور ﷺ سے غلطی محال ہے۔ مربی صاحب نے دوسری بات یہ کہی کہ جس طرح آنحضرت ﷺ پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے پھر خدا تعالیٰ کے حکم سے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا بالکل اسی طرح مرزا صاحب پر خدا نے بارش کی طرح وحی کی اور اس کے فوراً بعد مرزا صاحب کا حیات مسیح کا عقیدہ بدل گیا۔ باوا صاحب نے مربی کے اس حوالے پر سخت گرفت کرتے ہوئے فرمایا رانا صاحب آپ کی جہالت پر ہمیں افسوس

ہے آپ کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ قبلے کا تبدیل ہو جانا احکام میں سے ہے اور حیات مسیح کا مسئلہ عقیدہ ہے اور عقیدے میں ہرگز تبدیلی نہیں ہوتی۔ رانا صاحب سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ آپ وہ حوالہ پیش کریں جس میں مرزا نے لکھا ہے کہ مجھ پر بارش کی طرح وحی ہوئی قادیانی مربی پر اس قدر لرزہ طاری ہو گیا کہ وہ حوالہ نہ نکال سکا۔ راقم الحروف نے مربی رانا مشہود کو چیلنج دیا کہ یہ بتا دو کہ مرزا قادیانی نے کتنی کتابیں لکھیں اور ان کے نام کیا ہیں۔ کہنے لگا 74 یا 75 جس پر راقم الحروف نے کہا حیرت ہے کہ قادیانی مربی جو کہ قادیانی جماعت کی نمائندگی میں یہاں آئیں ہیں اور یہ تک نہیں معلوم کہ مرزا قادیانی نے کتنی کتابیں لکھی ہیں، رانا مشہود کا یہ چوتھا اعتراف شکست تھا، جب رانا مشہود صاحب کسی نکتہ پر پھنس جاتے تو قادیانی نوجوان شور شرابہ کر دیتے (پرانی عادت) کے مطابق یا رانا صاحب کسی اور نکتہ پر بحث شروع کر دیتے۔ دوران گفتگو رانا مشہود صاحب کے موبائل پر کئی مرتبہ غیر ضروری کالز بھی آتی رہیں، مربی صاحب نے بڑی کوشش کی کہ ہمارے مبلغین بات ختم کر دیں لیکن ہمارے ساتھی گفتگو جاری رکھے ہوئے تھے، آخر رانا مشہود صاحب نے راستہ ناپنا شروع کر دیا۔ شمیم صاحب نے کہا آپ سے ایک درخواست ہے کہ آپ جانے سے پہلے آخری فیصلہ سن کر جائیں (مجموعہ اشتہارات، ج ۳، ص ۵۷۹) جو کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مرزا غلام قادیانی کے درمیان ہوا اور اس فیصلے میں مرزا قادیانی کی یک طرفہ دعا کے نتیجہ میں 26 مئی 1908ء کو لاہور میں ہیضہ کی منہ مانگی موت سے ہلاک ہونا مشہود نے اس فیصلہ کو سننے سے انکار کر دیا اور اسی دوران چند قادیانی باہر سے آئے اور مربی کو بھگا کر لے گئے۔ مربی کا آخری فیصلے کو نا سننا اور اپنے گھر سے اپنے قادیانیوں کو اکیلا چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرنا مربی رانا مشہود کا اعتراف شکست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطاء فرمائی۔ بہر حال ہمارے تمام ساتھی قادیانیوں کے گھر میں آخیر تک بیٹھے رہے اس کے بعد شمیم صاحب نے قادیانی نوجوانوں کو آخری فیصلہ جو کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مرزا غلام احمد قادیانی کے درمیان ہوا تھا پڑھ کر سنایا اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام قادیانیوں کو ہدایت عطا فرمائیں۔